فضائل و مسائل عشرہ ذی الحجہ و قربانی

مولانا فاروق الرحمن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ

الحمد لله رب العالمین و الصلاة والسلام علی سید المرسلین اما بعد :

اللہ تعالیٰ نے سال میں بارہ مہینے بنائے اور ان بارہ مہینوں میں چار مہینوں (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام اور رجب) کو حرمت والے قرار دیا ہے۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

ان میں سے ذوالحجہ کا مہینہ محرم (حرمت والا) ہے اور حج کا مہینہ بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی بزرگی دو قسم کی ہے ایک حرمت کی وجہ سے اور دوسری حج کی وجہ سے پھر اس مہینے کے پہلے دس دنوں کی فضیلت خصوصی طور پر ھادی کائنات، حضرت محمد ﷺ نے بیان فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما العمل فی ایام افضل منها فی هذه قالوا و لا الجهاد قال و لا الجهاد الا رجل خرج یخاطر بنفسه وماله فلم یرجع بشئی (بخاری: ۱/۱۳۲)

ان دنوں کی نسبت دیگر دنوں میں عمل زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، صحابہ کرام نے عرض کیا: جہاد بھی نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں۔ ہاں وہ آدمی جو اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال دے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو باقی دنوں مین عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

عشرہ ذی الحجہ میں دوسری عبادت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من ایام اعظم عند الله ولا احب الی الله العمل فیهن من التسبیح و التحمید والتهلیل والتکبیر (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب اور بڑا نہیں ہے عمل کے لحاظ سے ان دنوں کے علاوہ سبحان الله، الحمدلله، لا اله الا الله اور الله اکبر کہنے سے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر باقی دنوں کی نسبت کثرت سے کرنا چاہئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان دس دنوں میں خصوصی طور پر عبادت اور ذکر کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

خود رسول اللہ ﷺ ان دس دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اربع لم یکن یدعهن النبی ﷺ صیام عاشور او العشر وثلثة ایام من کل شهر ورکعتین قبل الغداة (نسائی، ۱/۲۶۸، کتاب الصیام)

چار چیزیں رسول اللہ ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ دسویں محرم کا روزہ، عشرہ ذی الحجہ کے روزے، ہر ماہ کے تین روزے، فجر کی دو سنتیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں سے ام المومنین کی مراد رسول اللہ ﷺ کا ان دنوں میں کثرت سے روزے رکھنا ہے ورنہ دس ذی الحجہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ ﷺ نے خود منع فرمایا ہے (ابو داؤد، ۱/۳۳۵)

عشرہ ذی الحجہ میں حجامت بنوانا

ذوالحج کا چاند نظر آنے کے بعد حجامت بنوانا، ناخن تراشنا منع ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

ان النبی ﷺ قال اذا رایتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعره واظفاره (مسلم/۲/۱۶۰، کتاب الاضاحی)

جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور

ناخن نہ کٹوائے۔

اسی طرح وہ لوگ جو اپنی تنگدستی کی وجہ سے قربانی نہیں کرسکتے ان کو بھی چاہئے کہ وہ بھی ان دس دنوں میں اپنی حجامت وغیرہ نہ بنوائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی ﷺ قال امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال

> قربانی کا جانور مُسِنّہ (دو دانت والا) ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری میں سے کوئی بھی جانور ہو۔ البتہ اگر کسی شخص کو قربان کا جانور نہیں مل سکا اور قربانی کے دن گزر رہے ہیں۔ تو وہ اس مجبوری کی حالت میں صرف بھیڑ کی نسل (دنبہ، چھترا) سے ہی قربانی کیلئے ذبح کرسکتا ہے۔ اونٹ، گائے اور بکری، مذکر یا مونث مجبوری کی حالت میں بھی مسنہ کے علاوہ قربانی نہیں کر سکتا

الرجل ارأیت ان لم اجد الا منیحة انثی افاضحی بها قال لا ولکن تاخذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فتلک تمام اضحیتک عند الله (ابوداؤد، ۲/۲۹، کتاب الضحایا)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کا دن بناؤں جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا کیا حکم ہے؟ اگر مجھے قربانی کا جانور نہ ملے تو میں ایک دودھ دینے والا جانور قربانی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تو اپنے بال اور ناخن کٹوالے، اپنی مونچھیں کٹوالے اور زیر ناف بال صاف کرلے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری قربانی ہے۔

عرفہ کا روزہ اور اس کا ثواب

عرفہ یعنی (۹) ذی الحجہ کا روزہ رکھنا رسول اللہ کی سنت ہے اور اس روزہ کی رسول اللہ ﷺ بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سئل عن صوم یوم عرفة فقال یکفر السنة الماضیة والباقیة (مسلم ۱/۳۶۸، کتاب الصیام)

رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے ایک سال گذشتہ اور ایک سال آنے والے کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ خود بھی عرفہ (۹ ذی الحجہ) کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

سنن ابی داؤد میں روایت ہے:

کان رسول الله ﷺ یصوم تسع ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شهر .....الخ (ابوداؤد، ۱/۳۳۸، کتاب الصوم)

رسول اللہ ﷺ (۹) ذی الحجہ (۱۰) محرم اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھتے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم یہ اجر وثواب حاصل کرنے کیلئے روزہ رکھیں۔ لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اور وہ حج کیلئے گئے ہیں تو وہ عرفات کے میدان میں روزہ نہ رکھیں کیونکہ امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ نهی عن صوم یوم عرفه بعرفة (ابوداؤد: ۱/۳۳۸، کتاب الصوم)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ) کا روزہ عرفات کے میدان میں رکھنے سے منع فرمایا ہے:

قربانی

عشرہ ذی الحجہ میں ایک بڑا عمل قربانی کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اقام رسول الله ﷺ بالمدینة عشر سنین یضحی (ترمذی: ۱/۲۷۷، ابواب الاضاحی)

قربانی کیا ہے

لفظ قربان، بُرھان اور سُلطان کی طرح اسم ہے یا غُدوان اور خُسران کے وزن پر مصدر ہے۔ اور یہ لفظ ہر اس نیکی کے کام پر بولا جاتا ہے جس نیک عمل کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتا ہے۔ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مسلمان اپنے جانوروں کو ذبح کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اس لئے اس عمل کو قربانی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ:

ماھذہ الاضاحی

یہ قربانیاں کیا ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا:

سنۃ ابیکم ابراھیم

یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ چونکہ جد الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کے مطابق انہیں بچالیا اور ایک جانور ذبح کروادیا۔ پھر یہ اعلان فرمایا

وترکنا علیہ فی الاخرین. سلام علی ابراھیم. کذالک نجز المحسنین.

اس وجہ سے اسے سنت ابراہیم علیہ السلام کہا گیا ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۰ ذی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کرنا ایک عظیم عمل ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے کرنا کوئی مشکل نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص باوجود طاقت کے قربانی نہیں کرتا وہ مسلمانوں کی عیدگاہ میں نہ آئے۔

اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر رکھا ہے۔ ھادی کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما عمل ادمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا. (ترمذی:۱/۲۷۵، ابواب الاضاحی)

قربانی کے دن کسی آدمی کا کوئی عمل بھی قربانی کے عمل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب نہیں۔ بے شک قیامت کے دن قربانی کے جانور کو اس کے سینگوں، بالوں، اور کھریوں سمیت لایا جائے گا۔ (اور ہر ایک چیز کے بدلے اجر و ثواب دیا جائیگا) اور بے شک (قربانی کے جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ تو تم اس کے ساتھ جانوں کو پاکیزہ کرو۔

قربانی کا جانور کیسا ہو

قربانی کا جانور صحیح سلامت اور بے عیب ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان افضل الضحایا اغلاھا واسمنھا

بہترین قربانی اس جانور کی ہے جو قیمتی اور دوسرے جانوروں سے موٹا تازہ ہو۔ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں۔ بعض عیوب کو رسول کریم ﷺ نے مختلف احادیث میں بیان فرمایا ہے، مثلاً:

۱۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔
۲۔ کانا جس کی آنکھ کا نقصان ظاہر ہو۔
۳۔ بوڑھا جس کی ہڈیوں میں مغز باقی نہ رہے۔
۴۔ بیمار جس کی کوئی بھی بیماری واضح ہو۔
۵۔ جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔
۶۔ جس کا کان پچھلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔
۷۔ جس کا کان لمبائی میں چیرا ہوا ہو۔
۸۔ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔
۹۔ جس کا کان یا سینگ جڑ سے کٹا ہوا یا ٹوٹا ہوا ہو۔ (جس جانور کے کان یا سینگ قدرتی طور پر نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے)
۱۰۔ بہت کمزور جو دوسروں کے ساتھ برابر نہ چل سکتا ہو۔

اس لئے ان عیوب میں سے کسی ایک عیب والا جانور بھی قربانی نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ جانور قربانی کرنے کیلئے خریدا مگر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔ لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ آدمی تنگ دست ہو اور اس کے بدلے کوئی دوسری قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس جانور کو فروخت کر کے کوئی دوسرا صحیح سلامت جانور خرید سکتا ہے۔

قربانی کے جانور کی عمر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے تبھی اللہ کریم عزوجل نے اس کی تکمیل کا اعلان فرمایا کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

رسول اللہ ﷺ نے جہاں قربانی کے

دوسرے مسائل بیان فرمائے وہاں قربانی کے جانور کی عمر کا مسئلہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان (مسلم:۲/۱۵۵، کتاب الاضاحی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ذبح کرو تم مگر دو دانت والا مگر یہ کہ تم پر دشوار کر دیا جائے تو ضان (بھیڑ کی نسل) سے جذعہ (کھیرا) ذبح کر لو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور مُسِنّہ (دو دانت والا) ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری میں سے کوئی بھی جانور ہو۔ البتہ اگر کسی شخص کو قربان کا جانور نہیں مل سکا اور قربانی کے دن گزر رہے ہیں۔ تو وہ اس مجبوری کی حالت میں صرف بھیڑ کی نسل (دنبہ، چھترا) سے ہی قربانی کیلئے ذبح کر سکتا ہے۔ اونٹ، گائے اور بکری، مذکر یا مونث مجبوری کی حالت میں بھی مسنہ کے علاوہ قربانی نہیں کر سکتا۔

یہ خیال کہ بکری یا بکرا اگر ایک سال کے ہو جائیں اور بھیڑ یا دنبہ موٹا تازہ ہو تو (۶ ماہ) کا بھی قربانی کیلئے جائز ہے۔ یہ بالکل غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

پھر وہ لوگ مُسِنّہ کا معنی کرتے ہیں ایک سال والا۔ حالانکہ یہ حکم عام ہے جو قربانی کے سب جانوروں کو شامل ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے اگر مُسِنّہ کا معنی دو دانت والا کیا جائے۔ اور اگر ایک سال کا معنی کیا جائے تو پھر اونٹ اور گائے کی عمر کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ ان کی عمر ایک سال سے زائد ہو جبکہ اونٹ اور گائے ایک سال عمر والی کی قربانی وہ حضرات بھی نہ مانتے ہیں نہ ماننے کیلئے تیار ہیں۔

ایک دفعہ یہی سوال جب ہم نے اپنے علاقہ کے ایک نامی گرامی حنفی دیوبندی قاری محمد یوسف صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ منڈی صفدر آباد وصدر مدرس جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ سے کیا تو جواب نہ ہونے کی صورت میں انہوں نے یہ جواب دیا کہ آپ اہلحدیث ہیں آپ حدیث پر عمل کریں ہم حنفی ہیں ہم فقہ حنفی پر عمل کریں گے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

خصی جانور کی قربانی

بعض لوگ خصی جانور کی قربانی جائز نہیں سمجھتے کیونکہ وہ جانور کا خصی ہونا بھی عیب شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ خصی ہونا عیب نہیں بلکہ یہ تو مفید ہوتا ہے جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لیس ھذا عیبا لان الخصاء یفید اللحم طیبا وینفی عنه الذهومة وسوء الرائحة (فتح الباری:۱۰/۱۰)

جانور کا خصی کرنا عیب نہیں بلکہ بعض وجوہ سے مفید ہے کہ گوشت پاکیزہ بہترین اور بدبو سے پاک ہو جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خود خصی جانور کی قربانی کی ہے اگر جانور کا خصی ہونا عیب ہوتا تو امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کبھی بھی خصی جانور کی قربانی نہ کرتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ذبح النبی یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ...... الخ (ابوداؤد:۲/۳۰، کتاب الضحایا) رسول اللہ ﷺ نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگوں والے سفید سیاہی مائل خصی ذبح کئے۔

قربانی کا وقت

دین اسلام میں تمام اوامر ونواہی کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ بندہ میں اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ دیکھا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حدود وقیود مقرر فرمادی ہیں۔

جس طرح شریعت اسلامیہ میں قربانی کے متعلق دوسرے مسائل بیان کر دیئے گئے ہیں اسی طرح قربانی کا وقت بھی بیان فرمادیا گیا ہے یہ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد ہی کی جاسکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ کیونکہ اس دن کو یوم الاضحیٰ کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو یوم الضحیٰ بھی لکھ دیتے ہیں جو کہ درست نہیں کیونکہ اَضحیٰ کا لفظ اضحاۃ کی جمع ہے جس طرح ارطاۃ کی جمع ارطیٰ آتی ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں سمعت النبی ﷺ یخطب فقال ان اول مانبدا من یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد اصاب سنتنا ومن نحر فانما ھو لحم یقدمه لا ھله لیس من النسک فی شیء (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ پہلا کام جو ہم نے آج کے دن کرنا ہے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس لوٹیں گے اور قربانی کریں گے تو جس شخص نے ایسا کیا اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کرلی اس کی کوئی قربانی نہیں بلکہ صرف گوشت ہی ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کردیا۔

یہ بات سن کر حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا ایک دوسری روایت میں ہے حضرت جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں **شھدت النبی ﷺ یوم النحر فقال من ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد مکانھا اخری ومن لم یذبح فلیذبح** (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

ایک دفعہ میں قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اب (نماز کے بعد) ذبح کرلے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس میں کسی شہری یا دیہاتی کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ یہ حکم سب مسلمانوں کو عام ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف** (بخاری:۲/۸۳۴، کتاب الاضاحی)

جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ کو اپنا قبلہ بناتا ہے۔ (یعنی مسلمان ہے) تو وہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔

یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کس قدر واضح ہے کہ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہے وہ عید کی نماز سے قبل قربانی نہیں کر سکتا مگر افسوس ہے بعض نام نہاد مسلمانوں پر کہ انہوں نے یہ تقسیم کردی کہ شہری لوگ تو نماز سے پہلے قربانی نہیں کر سکتے البتہ دیہاتی لوگ نماز سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں۔ پھر اس کیلئے شہری لوگ اپنے جانور رات کو یا اس سے پہلے قریبی دیہات میں بھیج دیتے وہاں صبح سویرے جانور ذبح کر کے گوشت بنا کر شہروں میں لے آتے ہیں اس طرح وہ نماز سے پہلے یا نماز کے فوراً بعد گوشت سے لطف اندوز ہوتے ہیں فرمان پیغمبر ﷺ کے مطابق ان کو قربانی کا اجر و ثواب بالکل نہیں ملے گا صرف گوشت تھا جو ان لوگوں نے کھالیا ہے اور بس۔

اس لئے میری ان سادہ لوح لوگوں سے گزارش ہے کہ ان لوگوں کے بہکاوے میں آ کر ہرگز ہرگز اپنی خون پسینے کی کمائی سے خریدی ہوئی قربانیاں ضائع نہ کریں کیونکہ شریعت کے حکم کو کسی مفتی کا فتویٰ مجتہد کا اجتہاد فقیہہ کی فقاہت، خطیب کی خطابت، امام کی امامت، عالم کا علم اور واعظ کا وعظ، ختم یا تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کے اوامر و نواہی پر ان کی روح کے مطابق عمل کی توفیق فرمائے اور قرآن وحدیث کی مخالفت خفی یا جلی سے محفوظ رکھے آمین۔

قربانی کتنے دن تک ہوسکتی ہے؟

قربانی اگرچہ پہلے دن کرنا افضل ہے لیکن اس کی اجازت چار دن تک ہے ایک (۱۰) ذی الحجہ کا دن اور تین دن اس کے بعد (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذی الحجہ تک قربانی کرنا درست ہے کیونکہ عید کے دن کے بعد تین دن ایام تشریق ہیں اور ہادی کائنات امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **التشریق کلھا ذبح** (دار قطنی) ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص چوتھے دن بھی قربانی کرتا ہے تو اس کی قربانی بالکل درست اور صحیح ہے۔ یہاں اس موضوع کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس مسئلہ پر شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ کی کتاب ''القول الانیق فی ایام التشریق'' بڑی مدلل اور مفصل ہے۔ جو کہ ہر خطیب کے پاس خصوصاً ہونی چاہئے یا پھر ہمارے فاضل بھائی غازی اسلام رانا محمد شفیق خان پسروری حفظہ اللہ کی کتاب ''قربانی کے چار دن'' بڑی جامع ہے۔ جس میں مذکورہ کتاب بھی نقل کردی گئی ہے اور دیگر مفید مباحث بھی اس میں درج ہیں۔

تفصیل کے خواہشمند ان کا مطالعہ ضرور کریں۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

قربانی کا گوشت

رسول کریم ﷺ نے پہلے یہ حکم فرمایا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک استعمال کیا جائے اس سے زیادہ دن نہ رکھیں لیکن بعد میں جب مسلمانوں کے حالات مالی طور پر مستحکم ہو گئے تو آپ ﷺ نے اجازت فرمادی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن النبی ﷺ انہ نھی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا وتزودوا وادخروا (مسلم:۲/۱۵۸، کتاب الاضاحی) رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ تم کھاؤ بھی اور زادراہ بھی بنالو اور ذخیرہ بھی کرلو۔ لیکن اس سلسلہ میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں سے غرباء اور مساکین کا حق بھی ادا کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آج کے فریزر کے دور میں سارے کا سارا ہی ذخیرہ کرلیا جائے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان کا حصہ ادا کرنا چاہئے۔

قربانی کا طریقہ

بہتر تو یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کی جائے لیکن اگر کوئی دوسرا بھی ذبح کردے تو درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر 63 اونٹ خود اپنے دست مبارک سے ذبح کئے تھے اور 37 اونٹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ذبح کروائے۔

جانور کو لٹانے کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے: **بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد** ﷺ (مسلم:۲/۱۵۶، کتاب الاضاحی) ایک دوسری روایت میں ہے پھر آپ ﷺ **بسم اللہ واللہ اکبر** کہتے (مسلم: ایضا)

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اگر کوئی دوسرا کردے تب بھی جائز ہے۔ ذبح سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کرلیا جائے۔ ذبح کرنے والا اگر اپنی قربانی ذبح کررہا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے: **بسم اللہ اللھم تقبل منی ومن اھل بیتی بسم اللہ واللہ اکبر** اور ذبح کردے۔ اگر وہ کسی دوسرے کی قربانی ذبح کررہا ہے تو پھر منی کی جگہ اس شخص کا نام لے اور **اھل بیتی** کی بجائے **اھلہ** کہے اور ذبح کرے۔

ضروری وضاحت

قربانی کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کا عقیدہ توحید والا ہو جس میں شرک کی آمیزش و ملاوٹ نہ ہو اس کا ہر ہر عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو جس میں بدعت کی ملاوٹ نہ ہو۔ اس کی کمائی حلال ہو حرام مال سے خرید کردہ یا چوری کا چارہ وغیرہ ڈال کر پالی ہوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ وہ خود نمازی ہو کیونکہ تارک صلوٰۃ (بے نماز) شخص کا تو ایمان ہی مشکوک ہے۔ اس طرح وہ قربانی خالصۃ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرے نہ کہ لوگوں میں شہرت کیلئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق فرمائے اور شرک وبدعت کی گندگیوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

اہم اعلان

جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں

نہایت مسرت سے یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ جامعہ سلفیہ 2005 مین اپنی خدمات کے پچاس سال مکمل کررہا ہے۔ (ان شاء اللہ) اس مبارک اور تاریخی موقعہ پر ادارہ جامعہ پچاس سالہ تقریبات (گولڈن جوبلی) شایان شان طریقے سے منعقد کررہا ہے۔ اس مناسبت سے ادارہ ترجمان الحدیث ایک ضخیم اور خصوصی اشاعت کا اہتمام کررہا ہے۔ لہٰذا ہم تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، مفکرین ودانشوران (خصوصا ان احباب سے جو جامعہ کی تاسیس اور تاریخ سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں) سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جامعہ سلفیہ اور اس کی تاریخ کے متعلقہ معلومات، مضامین ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس خصوصی اشاعت میں شامل کئے جاسکیں نیز مستقبل کیلئے مفید آراء ومشورے تحریرا بھجوائیں نیز وہ تمام احباب جو کسی بھی مرحلے میں جامعہ سلفیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے یا جامعہ سے منسلک رہے ہوں وہ اپنے مکمل کوائف اور اپنی دینی ومسلکی خدمات اور موجودہ مصروفیات سے ادارہ کو اولین فرصت سے آگاہ فرمائیں تاکہ ترجمان الحدیث کے خصوصی نمبر میں انہیں نمایاں صفحات میں جگہ دی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین نوٹ:۔ تمام کوائف مرتب ارسال فرمائیں (ادارہ)